ضبط و ترتیب ۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

افاداتِ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

۵ / شوال ۱۴۰۷ھ کو دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب دارالحدیث میں منعقد ہوئی دارالعلوم کے اساتذہ و مشائخ، طلبہ اور قرب و جوار کے احباب و مخلصین اس میں شریک ہوئے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے اس موقع پر جو مختصر افتتاحی خطاب فرمایا ذیل میں افادہ عام کے پیشِ نظر نذرِ قارئین ہے۔ (ادارہ)

الحمدللہ، اللہ پاک کا فضل وکرم ہے کہ ہم مرکز علم دارالعلوم دیوبند کے اکابر اساتذہ کے نقشِ قدم پہ چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہاں بھی تعلیمی سال کے آغاز میں تعلیمی کام کی افتتاح جامع ترمذی سے ہوتی ہے۔ جو کتب حدیث میں پانچویں نمبر پر ہے۔

یہ بات میں نے اس وہم کے ازالہ کے لئے عرض کر دی ہے کہ بعض مدارس میں تعلیمی سال کا آغاز بخاری شریف سے ہوتا ہے اور ہم جامع ترمذی سے کیوں کرتے ہیں؟ یہ ایک طالب علمانہ اشکال ہے ممکن ہے کہ آپ کے اذہان میں بھی آیا ہو۔ تو میں نے عرض کر دیا کہ

الولد سر لابیہ، صالح اولاد اپنے والدین کے نقشِ قدم پر چلتی ہے۔ ہم مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کی روحانی اولاد ہیں وہاں کے اساتذہ ہمارے روحانی آبا ہیں۔ چونکہ وہاں ترمذی شریف سے آغاز ہوتا ہے اس لئے ہمارے یہاں بھی انہی کے طریقہ کے مطابق ہم نے ترمذی شریف سے افتتاح کرنے کا عمل جاری رکھا ہے۔

علم الحدیث کے دو اقسام ہیں ۱۔ علم الحدیث بالروایۃ ۔ ۲۔ علم الحدیث بالدرایۃ

علم الحدیث بالروایۃ کی تعریف یہ ہے۔

علم یعرف بہ ما یضاف الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قولاً او فعلاً او تقریراً او سکوتاً من حیث انہ نبی و رسول یا علم یعرف بہ اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و افعالہ و احوالہ من حیث انہ نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور علم الحدیث بالدرایہ ۔ جو نخبۃ الفکر میں آپ حضرات کو پڑھایا جاتا ہے۔ نخبۃ الفکر اس فن کی اہم

اور بنیادی کتاب ہے۔ موقوف علیہ کے سال میں پڑھائی جاتی ہے جس نے نہیں پڑھی تو یقیناً وہ علم کے ایک بڑے حصے سے محروم ہے۔ اس کتاب میں علم الحدیث بالدرایہ کے مشت نمونہ خروارا ہم اور بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں گویا سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔

علم الحدیث بالدرایۃ کی تعریف یہ ہے۔

علم بقوانین یعرف بہا احوال السند والمتن من صحۃ وحسن وضعف وعلو ونزول وکیفیۃ تحمل والاوار د صفات رجال [1]

ہمارے اساتذہ اور اکابر علماء دیوبند نے جب ہمیں حدیث پڑھائی تو درس حدیث میں ائمہ احناف کے سارے اصول وقواعد، قوانین، تفریعات اور جزئیات کے بارے میں آگاہ کر دیا۔ کہ وہ احادیث رسول سے سے ماخوذ اور قرآن وسنت سے مستنبط ہیں عین روح شریعت ہیں

ائمہ فقہاء نے اپنے مذاہب کا استدلال قرآن وحدیث سے کیا ہے۔ شوافع حضرات۔ حنابلہ حضرات اور موالک حضرات اپنے اپنے مذاہب اور فقہی مسلک کے لئے احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔

آپ حضرات جو دورۂ حدیث میں حدیث کی دس کتابیں پڑھتے ہیں ان کتب حدیث میں مسائل و احکام اور ان کے دلائل، وجوہات، قوانین اور اصول وکلیات مذکور ہیں جن حضرات ائمہ مجتہدین کو استنباط و استخراج مسائل کا ملکہ حاصل ہوتا ہے۔ تو وہ ان میں غور کر کے احکام و مسائل نکالتے رہتے ہیں۔

بخاری شریف کا بڑا مقام ہے کتب حدیث میں درجہ اول میں ہے اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری ہے۔ اس کے بعد دوسرے درجہ میں مسلم شریف ہے۔ مگر دونوں کتابوں کا آپ جب مطالعہ کریں گے تو صراحۃً اور آسانی سے کسی بھی مذہب اور فقہی مسلک حنفی، شافعی، حنبلی یا شافعی یا مالکی کے دلائل آسانی سے معلوم نہیں کئے جا سکتے۔

مسلم شریف میں خالص نبی مرفوع احادیث ہیں۔ حتیٰ کہ امام مسلم نے تراجم بھی اس کے خود نہیں لکھے بعد میں متاخرین علماء نے لکھے ہیں۔ امام نووی نے لکھے ہیں تاہم اکابر اساتذہ حدیث کہتے ہیں کہ امام نووی اس کے تراجم کا حق ادا نہیں کر سکے۔

بہرحال مسلم شریف ہو یا بخاری شریف عراقیین اور حجازیین کے دلائل آسانی سے معلوم نہیں ہو سکتے

---

[1] مقدمہ اعلاء السنن ج ا صـ ۵ میں اصطلاحی تعریف یوں نقل کی گئی ہے علم الحدیث الخاص بالدرایہ علم یعرف منہ حقیقۃ الروایۃ وشروطہا وانواعہا واحکامہا وحال الرواۃ وشروطہم واصناف المرویات وما یتعلق بہا۔ (عبدالقیوم حقانی)

ان کے لئے دقتِ نظر کی ضرورت ہے۔ مگر امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس لحاظ سے سب کچھ آسان کر دیا ہے گو ترمذی پانچویں درجہ کی کتاب ہے۔ مگر سہولت اور تفہیم حدیث اور مستدل ائمہ کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہے امام ترمذی نے عراقین اور حجازیین کے لئے علیحدہ علیحدہ ابواب قائم کئے ہیں۔ شوافع اور حنابلہ کے مذاہب کی تصریح کرتے ہیں ان کے مستدل دلائل اور مشہور اقوال بیان کرتے ہیں۔

امام ترمذی ایک مسئلہ میں دو باب قائم فرماتے ہیں۔

ایک حنفیہ کا اور ایک شوافع کا۔ پھر وجہ ترجیح بھی بیان فرماتے ہیں۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں تمام علوم کو جمع کر دیا ہے۔ ہم لوگ اگر ترمذی شریف سے بے نیاز ہو کر دس سال تک بخاری شریف اور مسلم شریف کا مطالعہ کرتے رہیں تو استنباط اور استخراج مسئلہ بہت مشکل ہے۔ مگر امام ترمذی نے تمام ابواب اور ان کے مسائل اس لحاظ سے بھی آسان کر دیئے ہیں۔ حدیث کا مقام، درجہ، وجہ ترجیح اور روایت کے بارے میں تفصیلات یکجا جمع کر دی ہیں۔

اور استخراج مسائل اور ابواب و تراجم اور وجوہات ترجیح و دلائل کے لحاظ سے ترمذی شریف دیگر کتب حدیث سے نافع ہے۔ اس میں ایسی خوبی ہے جو دوسروں میں نہیں۔ اس وجہ سے ہمارے اکابر اساتذہ دیوبند تعلیمی سال کا افتتاح ترمذی شریف سے کرتے ہیں۔

ترمذی شریف بظاہر حجم میں چھوٹی ہے مگر علوم و معارف اور مسائل و احکام کا بحر بیکراں ہے۔

اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے سندِ حدیث بیان فرمائی۔

حضرت شیخ الہند کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن استاذ الکل ہیں ان کا ترجمہ و تفسیر بے نظیر ہے آپ بڑے متبحر اور عظیم علمی شخصیت تھے تمام زندگی مجاہدہ و ریاضت اور جیل و جہاد میں گذاری۔ میرے استاد اور شیخ، شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی حضرت شیخ الہند کے شاگرد تھے۔

بیانِ سند کے بعد ارشاد فرمایا۔

محترم دوستو! میرا جی چاہتا ہے کہ آپ حضرات کی خدمت میں کچھ عرض کروں۔ مگر بدقسمتی سے امراض ہیں عوارض ہیں اور وقت بھی تنگ ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی غیور ہے۔

ان تنصر اللہ ینصرکم۔ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو خدا تمہاری مدد کرے گا۔ یہ دیکھئے اس گئے گزرے ہوئے دور میں اکوڑہ کی اس وادیٔ غیر ذی زرع میں دارالعلوم حقانیہ کا قیام۔ خالص خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت پر قائم ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ کا وعدہ ایفا ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے دین کی حفاظت کی ذمہ داری

باقی صفحہ پر